

# از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 15 اپریل 1954

ویناکل یا لپی چینا باساونا گوڑ  
بنام  
راؤ بہادر وائی مہا بلیشور پیاو دیگر

[بیچن کمار مکھرجی، ویوین بوس، غلام حسن اور ٹی ایل وینکٹاراما ائیئر جسٹس صاحبان]

شریک حصص دار۔ مشترکہ ملکیت۔ شریک حصص دار کی طرف سے دوسرے شریک حصص دار کے خلاف منفی قبضہ۔ بیدخلی۔ اس پر لاگو ہونے والے اصول۔

ایک بار جب یہ قرار دیا جاتا ہے کہ شریک حصص دار کا قبضہ بے دخلی کے نتیجے میں دوسرے شریک حصص دار کے لیے منفی ہو گیا ہے، تو بے دخل شریک حصص دار کی طرف سے اس کے مشترکہ حق کا محض دعویٰ منفی قبضے کے عمل میں رکاوٹ نہیں بنے گا۔ اسے جائیداد پر دوبارہ قبضہ کر کے یا اس طریقے سے قبضہ دوبارہ شروع کر کے اپنے شریک حصص دار کی خصوصی ملکیت کو درحقیقت اور موثر طریقے سے توڑنا چاہیے جو ممکن تھا۔ یہ وقت کے چلنے کو بھی چیک کر سکتا ہے اگر شریک حصص دار جو خصوصی قبضے میں ہے اپنے شریک مالک کے لقب کو تسلیم کرتا ہے یا جائیداد پر اپنی خصوصی ملکیت کو بند کر دیتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ ایک شریک حصص دار جس نے بے دخلی کے نتیجے میں دوسرے شریک حصص دار کے ذریعہ خود کو بے دخل کرنے کی اجازت دی تھی، بعد میں اس کی دشمنی ظاہر ہوئی کہ وہ جائیداد کو اپنی اور اپنے شریک حصص دار کی مشترکہ ملکیت کے طور پر مانتا ہے، شریک حصص دار کے حق میں منفی قبضے کو روک نہیں سکتا۔ قبضہ کی کسی بھی تبدیلی کے بغیر بے دخل شخص کی طرف سے محض ایک ذہنی عمل ڈسائزر کے منفی قبضے کے تسلسل کو متاثر نہیں کر سکتا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 89، سال 1953۔

اپیل نمبر 654، سال 1945 میں مدراس میں نظام عدلیہ کی عدالتِ عالیہ کے 28 مارچ 1949 کے فیصلے اور ڈگری سے اپیل، جو اصل مقدمہ نمبر 17، سال 1944 میں ڈسٹرکٹ جج، بیلاری کی عدالت میں 23 جولائی 1945 کے فیصلے اور ڈگری سے پیدا ہوتی ہے۔

اپیل گزار کے لیے کے ایس کرشنا سوامی آئینگر (کے آر چودھری، ڈی گنڈوراؤ، اے رامارائو اور راجندر نارائن، ان کے ساتھ)۔

جواب دہندہ نمبر 1 کے لیے بی سومیا (ایم وی گپتی اور گنپت رائے، ان کے ساتھ)۔

15.1954 اپریل۔

عدالت کا فیصلہ جسٹس مکھرجی نے سنایا۔

یہ اپیل مدعی مدعا علیہ کی طرف سے بیلاری کے ضلعی جج عدالت میں، اصل مقدمہ نمبر 17، سال 1944 ہونے کے ناطے، مدعی کے گوشوارہ میں بیان کردہ زمین کے آدھے حصے پر اپنا حق قائم کرنے اور تقسیم کے بعد اس کے قبضے کی وصولی کے لیے شروع کیے گئے مقدمے سے پیدا ہوتی ہے۔ مدعا علیہ نمبر 1 کے ساتھ، جو ہمارے سامنے اپیل کنندہ ہے۔ مقدمے کو ٹرائل جج نے 23 جولائی 1945 کو اپنے فیصلے کے ذریعے خارج کر دیا تھا۔ مدعی کی طرف سے اس فیصلے کے خلاف مدراس عدالت عالیہ میں اپیل کیے جانے پر، عدالت عالیہ کے ایک ڈویژن جج نے اپنے فیصلے کے ذریعے 28 مارچ 1949 میں، اپیل کی اجازت دی گئی اور ٹرائل عدالت کے فیصلے کو الٹ دیا گیا۔ مدعا علیہ نمبر 1 اب مجموع ضابطہ دیوانی کی دفعہ 109 اور 110 کے ساتھ پڑھے گئے آئین کے آرٹیکل 133 کے تحت عدالت عالیہ کی طرف سے دیئے گئے سرٹیفکیٹ کی طاقت پر اس عدالت میں اپیل پر آیا ہے۔

ہمارے سامنے اٹھائے گئے تنازعات کی تعریف کرنے کے لیے مادی حقائق کا ایک مختصر خلاصہ دینا ضروری ہو سکتا ہے۔ مقدمہ میں موجود زمین، جس کا رقبہ 9 ایکڑ سے تھوڑا زیادہ ہے، تسلیم شدہ طور پر ایک بسپا کی ملکیت تھی جو 1918 سے کچھ عرصہ پہلے فوت ہو گئی تھی، اور اپنی تین بیٹیوں کو چھوڑ کر پر مہما، پومپما اور ہمپما کے پاس چلی گئی تھی۔ بسپا کو فوری طور پر واپس کرنے والے کے ساتھ طے پانے والے معاہدے کے تحت جس کا ثبوت دو اندراج شدہ دستاویزات سے ملتا ہے۔ 1918 اور 1919 کے سالوں میں بالترتیب P-2 اور P-3 کی نمائش، تینوں بہنوں کو تقریباً 15 سے 16 ایکڑ آبپاشی والی زمین ملی۔ ہمپما نے بعد میں ان زمینوں میں اپنا ایک تہائی حصہ چھین لیا اور ہمیں اس قانونی چارہ جوئی میں اس سے مزید کوئی تعلق نہیں ہے۔ پرما اور پومپما جائیداد کے بقیہ دو تہائی حصے سے استفادہ ہوتے رہے اور یہ دو تہائی حصہ ہے جس میں 9 ایکڑ 49 سینٹ آبپاشی والی زمین شامل ہے جو موجودہ مقدمے کا موضوع ہے۔ پومپما نے ایک ناگنا گوڈ سے شادی کی اور دو بیٹیوں کو جنم دینے کے بعد، جس کا نام سدالنگنا اور چناباسوانا تھا، وہ سال 1923 میں فوت ہو گئیں۔ یہ تنازعہ نہیں ہے کہ مذکورہ بالا زمینوں میں اس کا حصہ ان دونوں بیٹیوں کو دیا گیا تھا۔ پومپما کی موت کے بعد، ناگانا دوبارہ شادی کی اور اپنی دوسری بیوی کے ساتھ اپنے آبائی گاؤں میں رہے، جبکہ پومپما کے یہ دو نوزائیدہ بیٹے اپنی ماں کی بہن پرما کے ساتھ گاؤں کسپلی میں رہے، جس نے انہیں اپنے بیٹیوں کے طور پر پالا۔ 22 جون 1923 کو، پرما نے اپنی بہن کے دو بیٹیوں کے حق میں ایک ہبہ نامہ انجام دیا جس کے ذریعے اس نے جائیداد متداعیہ میں اپنا حصہ مؤخر الذکر کو پہنچا دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ پومپما کے دونوں بیٹیوں کو 9 ایکڑ 49 سینٹ کی پوری زمین مل گئی جو ان کی والدہ اور ان کی والدہ کی بہن پرما کی مشترکہ ملکیت تھی۔ یہ ہبہ دیے جانے کے کچھ ہی عرصے بعد، پومپما کے بڑے بیٹے سدالنگنا کا سال 1924 میں انتقال ہو گیا اور مدعی کا معاملہ یہ ہے کہ تنازعہ جائیداد میں اس کا آدھا حصہ ہندو قانون وراثت کے تحت اس کے والد ناگنا کو منتقل کر دیا گیا۔ تاہم یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ پرما نے چھوٹے بیٹے چیناباسوانا کی جانب سے پوری زمین پر قبضہ برقرار رکھا جو مقدمے میں مدعا علیہ نمبر 1 ہے۔ 25 اگست 1946 کو، ایک رہن نامہ نمائش D-1 تھا، اور اس کا جوابی حصہ نمائش D-2 تھا، جسے ایک طرف پرما اور دوسری طرف ناگانا کے درمیان نوزائیدہ بچے کے والد اور سرپرست کے طور پر انجام دیا گیا

تھا، جس کے ذریعے بچے کی نمائندگی اس کے والد نے پرما کو پوری جائیداد کا پٹہ 12 سال کی مدت کے لیے 500 روپے سالانہ کرایہ پر دینے کا ارادہ کیا تھا۔ کرایہ کی رسیدوں کے اشارے کے طور پر ناگانا کی طرف سے پرما کو منتقل کی گئی دو کرایہ کی رسیدیں، جو اس پٹہ کے ذریعے چینا باساؤن کی جانب سے محفوظ کی گئی ہیں، اس معاملے میں ثابت ہوئی ہیں، نمائش 4-D اور 4-D تا 1؛ اور وہ بالترتیب 1927 اور 1932 کے ہیں۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ 1934 میں ناگانا نے اپنے نوزائیدہ بیٹے چینا باساؤن کے سرپرست کے طور پر ہاسپیٹ میں منسیف عدالت میں مقدمہ دائر کیا تاکہ اوپر بیان کردہ پٹہ کی بنیاد پر پرما سے 500 روپے کرایہ وصول کیا جاسکے۔ اس مقدمے کو یک طرفہ طور پر خارج کر دیا گیا اور ڈگری کو بعد میں 14 نومبر 1934 کی ایک دستاویز نمائش 3-D کے ذریعے خارج کر دیا گیا، جسے ناگانا نے انجام دیا، جس میں ایک تفصیل شامل ہے کہ چونکہ پرمانے نابالغ کے لیے زمین خریدنے کے لیے بہت زیادہ رقم ادھار لی تھی، اس لیے پٹہ کے تحت ادا کیے جانے والے مستقبل کے تمام کرایوں کو بھی مکمل طور پر ادا شدہ سمجھا جانا تھا۔ یہ ثبوت میں ہے اور متنازعہ نہیں ہے کہ اس وقت کے قریب ناگانا مالی طور پر ملوث ہو گیا اور 27 اگست 1935 کو اس نے مدعا علیہ نمبر 2 کے حق میں متنازعہ زمین کے آدھے حصے کے سلسلے میں مشروط فروخت کے ذریعے رہن کا ایک معاہدہ انجام دیا تاکہ 3,000 روپے کی پیشگی رقم حاصل کی جاسکے۔ دستاویز میں بتایا گیا ہے کہ زمین کا آدھا حصہ جو ضمانت کے طور پر رکھا گیا تھا، اس کے بیٹے سدنگنا کی موت پر گروی رکھنے والے کو منتقل کر دیا گیا تھا اور اس پر اس کا قبضہ تھا۔ 16 جولائی 1936 کو ناگانا نے رہن شدہ جائیداد کو فروخت کے دستاویز (نمائش 6-P) کے ذریعے خود رہن دار کو 3,000 روپے میں فروخت کر دیا جو کہ رہن کے تحت واجب الادا اصل رقم تھی۔ یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ خریدار نے اس کے بعد سے کسی بھی وقت جائیداد پر قبضہ نہیں کیا اور نہ ہی حاصل کر سکا اور 2 مئی 1944 کو اس نے جائیداد مدعی کو ایک ترسیل کے ذریعے فروخت کر دی جو کہ نمائش 1-P ہے۔ 18 جولائی 1944 کو مدعی نے تقسیم کے بعد متنازعہ جائیداد کے حد بند آدھے حصے کی بازیابی کے لیے چناباساؤن کے خلاف مدعا نمبر 1 کے طور پر موجودہ مقدمہ پیش کیا جس میں

مذکورہ خریداری کی طاقت پر مؤخر الذکر کے ساتھ تھا اور اس کے اپنے فروش کو مدعا نمبر 2 کے طور پر مقدمے میں شامل کیا گیا تھا۔

اس مقدمے کو مدعا علیہ نمبر 1 نے چیلنج کیا تھا اور اس نے اپنے تحریری بیان میں متعدد درخواستیں لی تھیں۔ آگے رکھا گیا کافی دفاع دوہرے کردار کا تھا۔ پہلی جگہ یہ دعویٰ کیا گیا کہ پرما کے ذریعے مدعا علیہ نمبر 1 اور اس کے متوفی بھائی سد لنگنا کے حق میں دیے گئے ہبہ نامہ کے تحت، مہوب الیہ بقایا کے حقوق کے ساتھ مشترکہ کرایہ دار بن گئے۔ نتیجتاً، سد لنگنا کی موت پر اس کا مفاد مدعا علیہ نمبر 1 پر منتقل ہو گیا نہ کہ اس کے والد پر۔ دوسرے اور زیادہ مادی دفاع یہ اٹھایا گیا کہ مدعی کے مقدمے کو روک دیا گیا تھا، کیونکہ وہ کبھی بھی جائیداد کے قبضے میں نہیں تھا اور مدعا علیہ نمبر 1 نے منفی قبضے سے ایک اچھا حق حاصل کیا۔ ان دونوں نکات کا فیصلہ مدعی کے خلاف فاضل ضلعی جج نے کیا جس نے مقدمہ چلایا۔ یہ مانا گیا کہ پرما کے ذریعے انجام دیے گئے ہبہ نامہ سے ناگنا کو اس کے بیٹے کے وارث کے طور پر کوئی حق حاصل نہیں ہے اور اس طرح کے حقوق اگر کوئی ہیں تو ناگنا کے ذریعے پٹہ کے دستاویز اور رسیدوں کے ذریعے بھی خاص طور پر مسترد کیے گئے تھے: جسے اس نے پرما کو اپنے نابالغ بیٹے کے سرپرست کے طور پر عطا کیا۔ مزید کہا گیا کہ مدعی کا مقدمہ ناکام ہونے کا پابند ہے کیونکہ اس کے پاس کے پیشرووں کے پاس مقدمے کی تاریخ سے 12 سال کے اندر جائیداد کا قبضہ نہیں تھا۔ درحقیقت مدعی ایک شریک کرایہ دار کا منتقل الیہ تھا لیکن یہ قرار دیا گیا کہ ایک شریک مالک کا دوسروں کی طرف سے انعقاد کرنے کا عام اصول موجودہ کیس پر لاگو نہیں ہو سکتا، کیونکہ ناگانا نے شریک مالک کی حیثیت سے اپنے حقوق سے انکار کیا اور صرف اپنے نوزائیدہ بیٹے چینا باساونا کی طرف سے کام کرنے کا ارادہ کیا، جس کا زمینوں پر خصوصی حق اس نے یقینی طور پر تسلیم کیا۔ ان نتائج کے پیش نظر ٹرائل جج نے مدعی کا مقدمہ خارج کر دیا۔

اس کے بعد مدعی نے اس فیصلے کے خلاف مدعا عدالت عالیہ میں اپیل کی اور اپیل کی سماعت راجنار چیف جسٹس اور جسٹس بالکرشنا ائیر پر مشتمل ڈویژن بنچ نے کی۔ فاضل ججوں نے ٹرائل عدالت سے اختلاف کرتے قابل فیصلہ دیا کہ پومپما کے دو بیٹوں نے اپنی ماں کے حصص میں حصہ لیا: وہ جائیداد جو وراثت کے ذریعے ان پر منتقل کی گئی تھی، اس کے ساتھ ساتھ وہ جائیداد جو انہوں نے

پر ما کے ذریعے ان کے حق میں کئے گئے ہبہ نامہ کے تحت حاصل کی تھی، مشترکہ کرایہ دار کے طور پر اور مشترکہ کرایہ دار کے طور پر نہیں اور اس کے نتیجے میں سد لگنا کی موت پر اس کا مفاد اس کے والد ناگنا میں تھا نہ کہ اس کے بھائی، مدعا علیہ نمبر 1۔ دوسرے سوال پر عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ اگرچہ ناگنا نے رہن نامہ پر عمل درآمد کے سلسلے میں اپنے اعمال اور طرز عمل سے خود کو خارج کرنے کے لیے صرف چینا باسونا کی طرف سے جائیداد رکھنے کے لیے دشمنی کا مظاہرہ کیا، پھر بھی اس کی دشمنی 1935 سے آگے نہیں رہی جب اس نے مدعا علیہ نمبر 2 کے حق میں رہن نامہ پر عمل درآمد کرتے ہوئے مدعی جائیداد کے نصف حصے کے شریک حصص دار کے طور پر اپنے حق پر زور دیا۔ ان حالات میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ مدعا علیہ نمبر 1 نے منفی قبضے سے حق حاصل نہیں کیا اور مدعی کامیاب ہونے کا حقدار تھا۔ مدعا علیہ نمبر 1 اب اس عدالت میں اپیل پر آیا ہے۔

اپیل کی حمایت میں پیش ہوئے مسٹر آئیٹنگر نے ہمارے سامنے اس دلیل کو نہیں دیا جو پچھلی عدالتوں میں اپنے مؤکل کی جانب سے اٹھائی گئی تھی؛ کہ چونکہ دونوں بھائیوں نے جائیداد مشترکہ کرایہ دار کے طور پر لی تھی نہ کہ مشترکہ کرایہ دار کے طور پر، اس لیے سد لگنا کا مفاد اس کی موت پر اس کے بھائی، مدعا علیہ نمبر 1 کو منتقل ہوا، نہ کہ ناگنا کو۔ لہذا ہمیں یہ سمجھنا چاہیے کہ سد لگنا کی موت کے بعد ناگنا اپنے نابالغ بیٹے چینا باسونا کے ساتھ متنازعہ جائیداد کا شریک مالک بن گیا۔ جیسا کہ مدعی اپنا لقب ناگنا سے حاصل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے، کہا جاسکتا ہے کہ اس نے مدعا علیہ نمبر 1 کے ساتھ شریک مالک کے طور پر اپنا حق قائم کیا ہے اور یہ حیثیت ہونے کی وجہ سے، اس کا مفروضہ ہے۔۔۔ قانون یہ ہو گا کہ ایک شریک مالک کا قبضہ دوسرے کی طرف سے بھی تھاجب تک کہ اصل برطرفی ثابت نہ ہو جائے۔ مدعی کے دعووں کو شکست دینے کے لیے: لہذا، مدعا علیہ نمبر 1 پر یہ ثابت کرنا واجب ہے کہ اس نے قانونی مدت کے لیے جائیداد اپنے شریک مالک کے خلاف رکھی تھی۔ موجودہ کیس کی خصوصیت یہ ہے کہ یہاں جائیداد کے مشترکہ مالک باپ اور اس بذریعے نوزائیدہ بیٹا تھے، جن بذریعے باپ خود سرپرست تھا اور بچہ سرپرست کے علاوہ قانون کے مطابق بذریعے م نہیں کر سکتا تھا۔

اپیل کنندہ کی طرف سے یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ محض یہ حقیقت کہ باپ نے اس جائیداد کے منافع میں حصہ نہیں لیا جو بچے کی طرف سے پرما کے انتظام کے لیے چھوڑا گیا تھا، خود ہی بیٹے کی ملکیت کو اس کے والد کے خلاف نہیں بنا سکتا۔ لیکن رہن نامہ، سال 1926 کے سلسلے میں باپ کے اعمال اور طرز عمل اور اس کے بعد اس کے لحاظ سے رسیدیں دینا بلاشبہ جائیداد کے منافع سے استفادہ ہونے میں محض عدم شرکت یا بچے کی طرف سے پرما کے ذریعہ اس کے خصوصی استفادہ ہونے پر اعتراض کی عدم موجودگی سے زیادہ کچھ کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ بچے کی طرف سے پٹہ دینے میں باپ نے یقینی طور پر جائیداد پر اپنے بیٹے کے خصوصی حق پر زور دیا اور اس کے نتیجے میں شریک مالک کی حیثیت سے اپنے حقوق سے انکار کیا۔ قانون کے مطابق کرایہ دار کی ملکیت کرایہ دار کی ملکیت ہے اور اس کے نتیجے میں 1926 سے جب پرمانے رہن نامہ کے لحاظ سے بطور کرایہ دار جائیداد حاصل کرنا شروع کی، اس کا قانونی قبضہ صرف بچے کی ملکیت تھا، سوائے والد ناگنا کے۔ یہ حقیقت کہ ناگنا نے اس طرح کے اخراج پر رضامندی ظاہر کی، بے معنی ہے۔ قانون میں، بعض حالات میں، حقیقی مالک کی رضامندی سے منفی قبضہ ہو سکتا ہے۔ اس قاعدے کی ایک عام مثال ان مقدمات کی کلاس کے ذریعے پیش کی جاتی ہے جہاں کسی جائیداد کا قانونی مالک اسے مطلوبہ قانونی رسمی کارروائیوں کے بغیر دوسرے کو منتقل کرتا ہے اور اگرچہ منتقلی کرنے والا منتقلی کے ذریعے اس کا قانونی حق حاصل نہیں کرتا ہے، پھر بھی اگر وہ جائیداد کا قبضہ حاصل کر لیتا ہے حالانکہ منتقلی کرنے والے کی رضامندی سے وہ قبضہ مالک کے خلاف ہو جاتا ہے اور اگر قانونی مدت تک جاری رہا تو اس میں ایک لقب پیدا ہوتا ہے۔

ہم اس معاملے کے مواد سے مطمئن نہیں ہیں کہ ناگنا اپنے متوفی بیٹے کے وارث کے طور پر اپنے حقوق سے لاعلم تھے جب انہوں نے سال 1926 میں پٹہ پر عمل درآمد کیا۔ لیکن یہاں تک کہ اگر وہ تھا، کیونکہ بچے کی خصوصی ملکیت کا استعمال اس والد کے مکمل علم اور رضامندی کے ساتھ کیا گیا تھا جس نے کھلے عام اپنے بیٹے کے لقب کو تسلیم کیا تھا، اس طرح کی ملکیت باپ کے خلاف نہیں ہو سکتی تھی۔ ایسا لگتا ہے کہ عدالت عالیہ کے فاضل ججوں کی رائے ہے کہ نابالغ کے قبضے کو پٹہ پر عمل درآمد کی تاریخ سے ہی منفی قابل جاسکتا ہے، کیونکہ باپ نے مذکورہ دستاویز کا فریق بن کر، خود کو خارج

کرنے کے لیے صرف نابالغ کی طرف سے مشترکہ جائیداد پر قبضہ کرنے کی دشمنی ظاہر کی تھی۔ لیکن فاضل ججوں کے مطابق یہ دشمنی اسی وقت ختم ہو گئی جب ناگانا نے 1935 میں رہن نامہ پر عمل درآمد کیا، جس میں تنازعہ جائیداد کے مشترکہ مالک کے طور پر اپنے حق کا دعویٰ کیا گیا اور بیٹے کا منفی قبضہ فوری طور پر ختم ہو گیا۔ اس نظریے کے ساتھ ہم متفق نہیں ہو سکتے۔

ایک بار جب یہ قرار دیا جاتا ہے کہ شریک حصص دار کا قبضہ بے دخلی کے نتیجے میں دوسرے شریک حصص دار کے لیے منفی ہو گیا ہے، تو بے دخل شریک حصص دار کی طرف سے اس کے مشترکہ حق کا محض دعویٰ منفی قبضے کے عمل میں رکاوٹ نہیں بنے گا۔ اسے جائیداد پر دوبارہ قبضہ کر کے یا اس طریقے سے قبضہ دوبارہ شروع کر کے اپنے شریک حصص دار کی خصوصی ملکیت کو درحقیقت اور مؤثر طریقے سے توڑنا چاہیے جو ممکن تھا۔ یہ وقت کے چلنے کو بھی جانچ سکتا ہے اگر شریک حصص دار جو خصوصی قبضے میں ہے اپنے شریک مالک کے حق کو تسلیم کرتا ہے یا جائیداد پر اپنی خصوصی ملکیت کو بند کر دیتا ہے۔ ریکارڈ پر موجود مواد کے مطابق، موجودہ معاملے میں ان میں سے کوئی بھی چیز ثابت نہیں ہوئی ہے۔ جائیداد پر ظاہری قبضہ یا دوبارہ اندراج کا دوبارہ آغاز بالکل سوال سے باہر تھا، کیونکہ جائیداد کرایہ دار کے قبضے میں تھی۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ پٹہ پر 1926 میں عمل درآمد کیا گیا تھا اور ہمارے پاس بالترتیب 1927 اور 1932 کے سالوں کی دو کرایہ کی رسیدیں ہیں جن کے ذریعے ناگانا نے رہن نامہ کے لحاظ سے اپنے نوزائیدہ بیٹے کی جانب سے کرایے کی وصولی کو تسلیم کیا۔ 1934 میں کرایہ کا مقدمہ بھی اس نے مدعا علیہ نمبر 1 کے سرپرست کی حیثیت سے پیش کیا تھا اور دستاویز نمائش D-3 جس کے ذریعے اس مقدمے میں ڈگری خارج کی گئی تھی اور اس کے بعد کے تمام کرایوں کے لیے ایک رسید پیشگی دی گئی تھی، یقینی طور پر اس نتیجے کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ 12 سال کی پوری مدت کا پورا کرایہ چینا باساونا اور ناگانا کی جانب سے ادا کیا گیا تھا اور اسے قبول کیا گیا تھا اور نہ ہی اس کا کوئی حصہ موصول ہوا تھا اور نہ ہی اس پر کوئی دعویٰ کیا گیا تھا۔ پٹہ کی پوری مدت کے دوران اور آج تک نابالغ تسلیم شدہ طور پر جائیداد کے قبضے میں ہے اور اس کی طرف سے کوئی ایسا عمل یا طرز عمل یا توحید کی مدت کے اندر یا اس کے بعد بھی ثابت نہیں ہوا ہے جسے شریک مالک کے طور پر اس کے والد کے حق کا اعتراف سمجھا جاسکے۔ ہماری رائے میں یہ حقیقت کہ جس

باپ نے اپنے بیٹے کی طرف سے خود کو بے دخل کرنے کی اجازت دی تھی، بعد میں اس جائیداد کو اپنی اور اپنے بیٹے کی مشترکہ ملکیت کے طور پر سمجھنے کے لیے اپنی دشمنی کا اظہار کیا، بیٹے کے حق میں منفی قبضے کو روک نہیں سکتا۔ قبضہ کی کسی بھی تبدیلی کے بغیر بے دخل شخص کی طرف سے محض ایک ذہنی عمل ڈسائنر کے منفی قبضے کے تسلسل کو متاثر نہیں کر سکتا۔

عدالت عالیہ کی طرف سے لیا گیا نظریہ شاید اس مفروضے پر مبنی ہے کہ چونکہ یہ باپ ہی تھا، جس نے اپنے بیٹے کی طرف سے کام کرتے ہوئے اپنے حقوق سے انکار کرتے ہوئے جائیداد پر بیٹے کے خصوصی حق کا دعویٰ کیا تھا، اس لیے یہ باپ کے لیے دوبارہ کھلا تھا اگر وہ اس عہدے سے دستبردار ہونے کا انتخاب کرتا ہے اور نیا اعلان کرتا ہے کہ جائیداد بیٹے کی واحد ملکیت نہیں تھی بلکہ اس کی بھی تھی۔ اور اس کے بعد کا یہ عمل اس کے پچھلے عمل کے نتائج کو کالعدم قرار دے گا۔ یہ استدلال ہمیں درست نہیں لگتا۔ پٹہ کے سلسلے میں والد کے اعمال مکمل طور پر اپنے بیٹے کے سرپرست کی حیثیت سے ان کی صلاحیت میں تھے۔ قانون کی نظر میں وہ بیٹے کے اعمال تھے، لیکن 1935 میں رہن کی تخلیق اپنے بیٹے کی طرف سے باپ کا عمل نہیں تھا، یہ خود باپ کا ذاتی عمل تھا جو بیٹے کا شریک مالک تھا اور ایک کے دوسرے کے خلاف ہونے کے مفاد کو باپ کے بذریعے کیے گئے بیٹے کے اعمال نہیں مانا جا سکتا تھا۔ یہ انتہائی مشکوک ہے کہ آیا باپ اس طرح کا اعلان کر سکتا ہے۔ سرپرست کی طرف سے ارادے کی کسی بھی تبدیلی کو صرف سرپرست کے بذریعے نابالغ کے گھر لایا جا سکتا ہے اور نابالغ صرف سرپرست کے بذریعے اس پر دوبارہ رد عمل ظاہر کر سکتا ہے۔ ایسے معاملات میں والد کے لیے مناسب ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے وارڈ کے خلاف اپنے کسی بھی حق کا دعویٰ کرنے سے پہلے اپنی سرپرستی ترک کر دے۔ لیکن ہمارے لیے اس سوال میں جاننا ضروری نہیں ہے، کیونکہ اس معاملے میں رہن والد نے نابالغ کے سرپرست کے طور پر نہیں بنایا تھا۔ یہ ایک ایسے شخص کے اعلا میے سے زیادہ کچھ نہیں تھا، جسے اس کے شریک حصص دار نے جائیداد سے اپنے مشترکہ حق سے بے دخل کر دیا تھا اور جیسا کہ پہلے ہی بتایا جا چکا ہے، کیونکہ اس میں قبضے کی کوئی تبدیلی شامل نہیں تھی، اس سے قبضہ کرنے والے کے منفی قبضے پر کوئی اثر نہیں پڑا۔ اس لیے ہماری رائے میں عدالت عالیہ کے فاضل ججوں کا نظریہ مناسب نہیں ہے اور اسے برقرار نہیں رکھا جا سکتا۔ نتیجہ یہ ہے کہ

اپیل کی اجازت دی جاتی ہے؛ عدالت عالیہ کے فیصلے اور ڈگری کو کالعدم قرار دے دیا جاتا ہے اور  
ڈسٹرکٹ جج کے فیصلے کو بحال کر دیا جاتا ہے۔ اپیل کنندہ کے اخراجات تمام عدالتوں میں ہوں گے۔

اپیل کی اجازت دی گئی۔